اس کتاب کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ اسکو حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مقبول فرمایا ہے

صفحہ ۲۹ پر ملاحظہ فرمائیں

تذکرۂ مشائخِ چشتیہ صابریہ

اِقتباسُ الانوار

زمانۂ تالیف سنہ ۱۱۳۰ھ

تالیف

حضرت شیخ محمد اکرم قدوسی رحمہ اللہ تعالیٰ

ترجمہ

مولانا الحاج کپتان واحد بخش سیال چشتی صابری

کتابِ ہذا کے متعلق بشارت نبوی ﷺ صفحہ ۲۹ پر ملاحظہ فرمائیں

تذکرہ مشائخِ چشتیہ صابریہ

اِقتباس الانوار

زمانۂ تالیف سنہ ۱۱۳۰ھ

تالیف

حضرت شیخ محمد اکرم قدوسی رحمۃ اللہ تعالیٰ

ترجمہ

مولانا الحاج کپتان واحد بخش سیال چشتی صابری

نام کتاب .... اقتباس الانوار

مترجم .... مولانا الحاج کپتان واحد بخش سیال چشتی

.... اللہ آباد ضلع رحیم یار خان۔ فون نمبر ۸۷

اشاعت .... محرم الحرام ۱۴۱۴ھ - ۱۹۹۳ء

تعداد .... پانچ صد (۵۰۰)

طباعت .... حامد جمیل پرنٹرز ریٹی گن روڈ لاہور

ناشر .... ضیاء القرآن پبلی کیشنز گنج بخش روڈ لاہور

Marfat.com

چوتھا سلسلہ

چوتھا سلسلہ ہبیریہ ہے جو حضرت خواجہ ابو ہبیرہ امین الدین بصری سے منسوب ہے۔ حضرت خواجہ ابو ہبیرہؒ حضرت خواجہ حذیفہ مرعشیؒ کے مرید اور خلیفہ تھے اور وہ مرید اور خلیفہ تھے حضرت خواجہ ابراہیم بن ادھمؒ کے تا آخر سلسلہ۔ حضرت خواجہ ابو ہبیرہ امین الدین بصریؒ کو ارشادِ مریدین میں قبولِ عظیم حاصل تھا اور جو شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر مرید ہوتا اپنے آباؤ اجداد اور شہر کی نسبت ترک کر کے ہبیریہ کہلاتا۔ اسی وقت یہ سلسلہ ظاہر ہوا۔ ہبیری لوگ شہر اور گاؤں میں نہیں رہتے تھے۔ بلکہ شب و روز وضو کے ساتھ جنگل میں اکیلے رہتے تھے اور نماز حضورِ قلب کے ساتھ ادا کرتے تھے اور لوگوں سے میل جول نہیں رکھتے تھے اور فتوح (لوگوں کے عطیے) قبول نہیں کرتے تھے۔ تین چار دن کے بعد جنگلی میوہ یا گھاس سے افطار کرتے تھے اور ہمیشہ اپنے دل کی پاسبانی کرتے تھے (یعنی اپنے دل کو خطرات و وساوس سے محفوظ رکھتے تھے)۔

پانچواں سلسلہ

پانچواں سلسلہ چشتیاں حضرت خواجہ علی دینوریؒ سے جا ملتا ہے۔ آپ حضرت خواجہ ابو ہبیرہ امین الدین بصریؒ کے مرید اور خلیفہ تھے اور وہ حضرت خواجہ حذیفہ مرعشیؒ کے مرید اور خلیفہ تھے اور وہ حضرت خواجہ ابراہیم ادھمؒ کے مرید اور خلیفہ تھے۔ حضرت ابراہیم ادھمؒ کو جو نعمت اور امانت حضرت خواجہ خضرؑ، حضرت امام محمد باقرؓ بن امام زین العابدینؓ بن حضرت امام حسینؓ اور حضرت فضیل ابن عیاضؒ کی صحبت سے ملی تھی۔ آخر عمر میں سب خواجہ حذیفہ مرعشیؒ کے حوالہ فرمائی اور ان سے آج تک یہی امانت بطریق سلوک صحیح طور پر اس سلسلے میں موجود ہے۔

الغرض سلسلہ چشتیہ حضرت خواجہ ابو اسحٰق شامیؒ سے شروع ہوا ہے۔ آپ ملک شام سے بغداد میں حضرت خواجہ علی دینوریؒ کی خدمت میں مرید ہونے کی نیت سے حاضر ہوئے۔ حضرت خواجہؒ نے دریافت فرمایا۔ کیا نام ہے؟ عرض کیا ابو اسحاق شامی۔ حضرت خواجہؒ نے فرمایا۔ آج سے تم چشتی کہلاؤ گے۔ تم خواجہ چشت ہو، چشت تمہاری وجہ سے مشہور ہو گا اور جو شخص تم سے منسوب ہو گا وہ بھی قیامت تک چشتی کہلائے گا۔ پس ان کو مرید کیا اور تربیت دی۔ اس کے بعد خرقۂ خلافت عطا کر کے چشت بھیج دیا۔ خواجہ ابو احمد چشتیؒ جو کہ چشت کے رئیس و اشراف تھے۔ آپ کے مرید ہو گئے اس کے بعد اس ملک کے تمام لوگ آپ کی طرف مائل ہوئے اور حضرت خواجہ مریدین کی تربیت

میں مشغول ہو گئے۔ آپ بہت عالی ہمت اور بلند شان رکھتے اور ابدالوں کی طرح زندگی بسر کرتے تھے۔ جب آپ کا آخری وقت آیا تو خرقہ خلافت حضرت خواجہ ابو احمد ابدالؒ کو عطا فرما کر اپنا جانشین مقرر کیا۔ یہ خرقہ خلافت ان کے ذریعے حضرت خواجہ محمد چشتیؒ کو پہنچا۔ ان سے حضرت خواجہ ابو یوسف چشتیؒ اور ان سے حضرت خواجہ مودود چشتیؒ کو اور یہ حضرات سلسلہ چشتیہ کے پنج تن ہیں۔ اسی طرح ان کے خلفاء میں سے ملک ہندوستان میں بھی پنج تن ہیں۔ ایک حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ، دوسرے حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ چشتی، تیسرے حضرت خواجہ فرید الدین گنج شکر چشتیؒ، چوتھے حضرت خواجہ نظام الدین چشتیؒ، پانچویں حضرت خواجہ نصیر الدین محمود چراغ دہلی چشتیؒ۔ جس شخص کا شجرہ ان پنج تن سے ان پنج تک جا ملتا ہے چشتی کہلاتا ہے۔ جن پنج تن سے سلسلہ مذکور ظاہر ہوا۔ وہ سب صاحب ریاضت و مجاہدہ اور صاحب ذوق سماع تھے۔ اور اہل سماع کو دوست رکھتے تھے اور مشائخ کا عرس کرتے تھے اور فقراء کو امراء پر فوقیت دیتے تھے اور شہر اور گاؤں میں رہائش رکھتے تھے اور ہر فرقے کے ساتھ تواضع سے پیش آتے تھے اور مریدین کی تربیت میں عالی ہمت اور شان عظیم رکھتے تھے۔ چنانچہ انیس الارواح میں حضرت خواجہ معین الدینؒ نے لکھا ہے کہ ہمارے سلسلہ میں ایک روز و شب کا مجاہدہ ہے اور زیادہ ذوق مشاہدہ۔ لطائف اشرفی میں لکھا ہے کہ چشت دو ہیں۔ ایک وہ شہر ہے جو ملک خراسان میں ہرات کی نواحی میں واقع ہے۔ دوسرا قصبہ ہے۔ ہندوستان میں جو ملتان اور اوچ کے درمیان ہے۔ ہمارے خواجگان خراسان والے چشت سے تعلق رکھتے ہیں۔ میر سید علاؤ الدین چشتیؒ نے شعر ذیل میں اسی مقام کی خبر دی ہے ؎

گر ز ہندوستان شدیم چہ باک　　سبزۂ گلشن خراسانیم ما

اور لطائف اشرفی میں لکھا ہے کہ جو شخص خاندان قدیم اور سلسلہ کریم اہل چشت کی محبت اور موافقت کا دعوے کرتا ہے۔ اس کے اندر دو وصف ہونے ضروری ہیں۔ اول ترک و ایثار، دوم عشق و انکسار۔ جس شخص کے اندر یہ دو وصف نہیں ہیں۔ اس کو چشتیوں کے مذہب سے کوئی حظ اور بہشتیوں کے مشرب سے کوئی نصیب نہیں ملتا۔